اداریہ

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم وطنِ عزیز کے اُن معدودے چند صاحبانِ فکر و نظر میں سے تھے جن کی شہرت ملکی حدود سے باہر تک پہنچی۔ اُن کی وفات کے نصف صدی بعد بھی اُن کی نگارشات پڑھی جاتی ہیں اور اُن سے فکری رہنمائی حاصل کرنے والوں کی کمی نہیں ہے۔ اسلام کی ذہنی و ثقافتی حدود کے اندر رہتے ہوئے جدید افکار و علوم کو قبول کرنے کی علامہ اقبال کی تلقین خلیفہ صاحب کے لیے رہنما اصول کا درجہ رکھتی تھی۔ یہ اصول اُن کو عمر بھر عزیز رہا۔

اپنی تصنیفات میں روایت و جدت کے مابین، زمانۂ حال کے تقاضوں کو پورا کرنے والا، تخلیقی امتزاج پیش کرنے والے ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کے اولین ناظم تھے۔ ادارہ کے لیے اُن کی خدمات شاندار تھیں۔ شکرگزاری کے طور پر ادارہ ثقافتِ اسلامیہ ہر سال اُن کے لیے ایک یادگاری خطبے کا اہتمام کرتا ہے۔ یہ سلسلہ تین دہائیوں سے جاری ہے۔ ملک کے کئی نامور سکالر یہ خطبہ دے چکے ہیں۔ سالِ رواں کا خطبہ ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا صاحب نے "افکارِ اقبال اور خلیفہ عبدالحکیم" کے موضوع پر دیا تھا۔ المعارف کے زیرِ نظر شمارہ میں ہم اس کو اپنے قارئین کے لیے پیش کر رہے ہیں۔

اِس شمارہ میں مولانا ابوالکلام آزاد کے وہ خطوط بھی شاملِ اشاعت ہیں جو اُنہوں نے ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۲ء کے دوران کیمبل پور کی ممتاز شخصیت سردار محمد اکبر خان کو لکھے تھے۔ سردار محمد اکبر خان مرحوم کے پوتے جناب ظہیر احمد خان ظہیر نے 'نوادر ابوالکلام' کے عنوان

سے خطوط ایک کتابچے کی صورت میں مرتب کیے۔ یہ کتابچہ، مولانا غلام رسول مہر کے دیباچے کے ساتھ، ۱۹۶۶ء میں ارشد منزل، ڈھوک شرفا، کیمبل پور سے شائع ہوا۔ کیمبل پور کے ملٹری پریس سے پرنٹ ہونے والا یہ کتابچہ اب دستیاب نہیں۔ المعارف کو اس کی ایک نقل واہ سے علم دوست آغا عبدالغفور خان صاحب کے ذریعے حاصل ہوئی۔ جناب ظہیر احمد خان ظہیر کے شکریہ کے ساتھ یہ خطوط شائع کیے جا رہے ہیں۔

معاصر ہندوستانی سیاست میں مسلمانوں کی صورت حال ہمارے لیے توجہ اور دلچسپی کا باعث رہتی ہے۔ اس موضوع پر پروفیسر مشیر الحق کا ایک بصیرت انگیز تبصرہ اور وقت کے ساتھ الفاظ کے تغیر پذیر معانی کے مطالعہ پر مبنی پروفیسر غازی علم الدین کا تجزیہ بھی اس شمارے کا حصہ ہے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ قارئین ان تمام تحریروں کے بارے میں اپنے تاثرات سے آگاہ فرمائیں گے۔